میاں بیوی کی بنیادی شرعی ضروریات پر مشتمل مختصر مجموعہ

نکاح
کی
اہمیت، آداب اور تقاضے

مرتب

ڈاکٹر مولانا مفتی احمد خان صاحب دامت برکاتہم
استاذ و رفیق شعبہ دارالافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی
امام و خطیب جامع مسجد الفلاح (ٹرسٹ)

مکتبۃ الارشاد

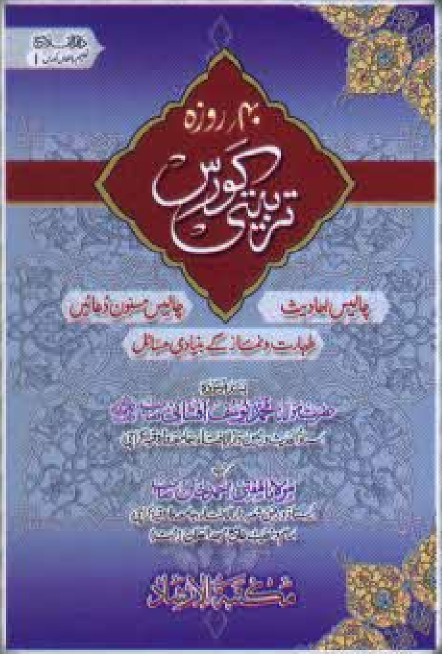

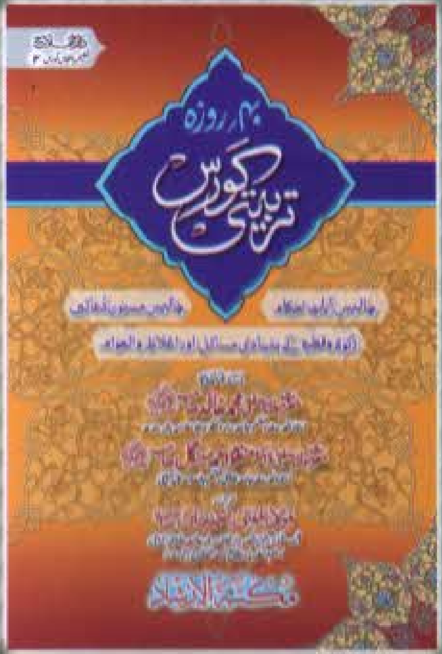

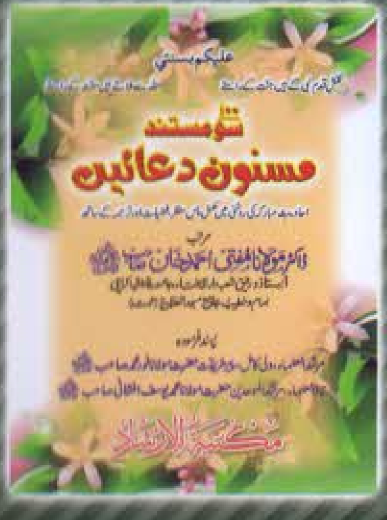

میاں بیوی کی بنیادی شرعی ضروریات پر مشتمل مختصر مجموعہ

نکاح
کی
اہمیت، آداب اور تقاضے

مرتب
ڈاکٹر مولانا مفتی احمد خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ
اُستاذ و رفیق شعبہ دار الافتاء، جامعہ فاروقیہ کراچی
امام و خطیب جامع مسجد الفلاح (ٹرسٹ)

مکتبۃ الإرشاد

جملہ حقوق بحق ناشر مکتبۃ الارشاد محفوظ ہیں

نام کتاب	:	نکاح کی اہمیت، آداب اور تقاضے
تالیف	:	ڈاکٹر مولانا مفتی احمد خان صاحب مدظلہٗ
اشاعت اول	:	ذیقعد ۱۴۳۷ھ بمطابق اگست ۲۰۱۶ء
تعداد	:	۱۰۰۰
ناشر	:	مکتبۃ الارشاد ملیر ہالٹ کراچی۔ 0333-3730428

استدعاء

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت وبساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح وجلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم انسان، انسان ہے، سہواً اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

مکتبۃ الارشاد

فہرست

عنوانات	صفحہ
مقدمہ	۵
نکاح کی اہمیت	۷
نکاح کے فوائد	۷
نکاح کی برکتیں	۸
بیوہ اور غیر شادی شدہ کا نکاح	۹
نکاح کا حکم اور حیثیت	۹
مناسب رشتہ آئے تو نکاح کردو	۱۰
گناہ والدین کو ہوگا	۱۰
رزق کے خوف سے نکاح ترک نہ کرو	۱۱
مالداری کے مقابلہ میں دینداری کو ترجیح دینے کا حکم	۱۱
نکاح کے ذریعہ اللہ کا فضل ورزق تلاش کرو	۱۲
شادی میں تاخیر کے نقصانات	۱۳
میں کوئی پتھر تو نہیں؟	۱۴
تاخیر کی شادی	۱۶
رسومات	۱۸

میاں بیوی کے حقوق	۲۰
خاوند کے لئے ہدایات	۲۱
بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کمالِ ایمان کی شرط ہے	۲۲
سب سے بھلا شخص	۲۲
اہل خانہ پر خرچ کرنے پر صدقے سے زیادہ ثواب	۲۲
شوہر کے کرنے کے کام	۲۲
بیوی کے لئے ہدایات	۲۴
عبادت قبول نہیں	۲۶
بیوی کے کرنے کے کام	۲۶
نئی دلہنوں کے لئے ہدایات	۲۹
رخصتی کے وقت بیٹی کو نصیحتیں	۲۹
نکاح کی برکات حاصل کرنے کے لیے ہدایات	۳۱
ہمبستری کے آداب	۳۳
نافرمان بیوی کی اصلاح کے تین طریقے	۳۵
حواشی وحوالہ جات	۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی. امّابعد!

کسی بھی ماحول یا معاشرے میں ازدواجی رشتہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس رشتے کے مفید یا مضر اثرات نسلوں تک کو متاثر کرتے ہیں، شریعت اسلامیہ ایک مکمل اور پاکیزہ نظامِ حیات کا نام ہے، جس میں نکاح کو ایک معاملہ اور معاہدہ ہی نہیں، بلکہ اہم عبادت قرار دیا گیا ہے، جوکہ آپ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، اور اسی کی بنیاد پر پیدا ہونے والا معاشرہ انتہائی پاکیزہ، منزہ اور مثالی ہوتا ہے، اس کے مقابلہ میں جس معاشرے میں اس بندھن کی گرہیں ڈھیلی پڑنے لگ جائیں اور آزادروی عام ہونے لگے، تو پھر وہی کچھ ہوتا ہے، جس کا مشاہدہ مغربی معاشرہ میں کیا جاسکتا ہے، ناجائز بچوں کی کثرت، طلاق کی بہتات، میاں بیوی کے درمیان اعتماد کا فقدان، اور ان سب امور کے نتیجے میں وہاں کا فیملی سسٹم (خاندانی نظام) تباہ وبرباد ہوکر رہ گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں میں نکاح کی اہمیت اور آداب کو پوری یکسوئی محنت اور محبت کے ساتھ اُجاگر کیا جائے تاکہ مغرب سے آنے والی تباہ کن بیماریوں سے ہم اپنی نئی نسل کو بچاسکیں۔

مذکورہ اوراق کوئی مستقل تحریر نہیں، ابتداء میں ایک صفحہ پر مشتمل ایک پمفلٹ کی صورت میں ''میاں بیوی کے کرنے کے کام'' کے عنوان سے جامع مسجد الفلاح میں تقسیم کیا گیا، پھر مزید اضافہ کے ساتھ دوصفحات پر پھیل گیا، جو کہ ایک مختصر اور مفید کام ثابت ہوا۔ بندہ جب بھی نکاح پڑھاتا، یا کسی شادی میں جاتا تو دوسرے تحفے کے ساتھ اس پمفلٹ کو بھی ضرور شامل کرتا، ایک موقعہ پر دارالفلاح کے ساتھیوں کے ساتھ ہمارے مشفق ومربی حضرت مولانا محمد یوسف افشانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں اس پمفلٹ کو پیش کیا گیا تو حضرت نے فرمایا کہ ''ہر میاں بیوی کو پندرہ دن میں ایک

مرتبہ اس کو پڑھ لینا چاہیے''؛ اسی طرح ہمارے ایک قریبی اور بے تکلف ساتھی نے فرمایا کہ امام صاحب میں نے اس پمفلٹ میں سے صرف ''بیوی کے کرنے کے کام'' اپنی بیوی کو پڑھ کر سنائے اور جلدی سے جیب میں رکھ دیا، اور کہا کہ یہ امام صاحب نے بھیجا ہے؛ بہر حال اس طرح کی اور بھی کئی حوصلہ افزاء باتیں اس پمفلٹ میں اضافے کے لئے داعی وباعث بنی، جس کے نتیجہ میں چند اوراق اور پھر کتابچہ کی شکل اختیار کرلی۔

اس رسالے میں ہم نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ مختصر سے مختصر اور پوائنٹ کی صورت میں کام کی باتیں لائی جائیں کیونکہ آج کل مطالعہ کا مزاج ناپید ہوتا جارہا ہے، عدمِ اہمیت اور عدمِ فرصت کی وجہ سے تفصیلی تحریر اور بسیط کتابیں لوگ نہیں پڑھتے۔

اللہ رب العزت اس ادنی کاوش وسعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، امت کے لے نافع ومفید بنائے اور ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

احمد خان عفی اللہ عنہ

۲۳ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ

drahmedkhan313@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نکاح کی اہمیت

نکاح صرف دو افراد کا ایک سماجی بندھن، ایک شخصی ضرورت، ایک طبعی خواہش اور ذاتی معاملہ ہی نہیں، بلکہ یہ انسانی معاشرہ کے وجود و بقا کا ایک بنیادی ستون بھی ہے اور شرعی نقطۂ نظر سے ایک خاص اہمیت وفضیلت کا حامل بھی ہے۔ نکاح کی اہمیت اور اس کی بنیادی ضرورت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی ایسی شریعت نہیں گزری جو نکاح سے خالی رہی ہو، اس لئے علماء لکھتے ہیں کہ نکاح اور ایمان کے سوا ایسی کوئی عبادت نہیں ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک مشروع رہی ہو اور جنت میں بھی باقی رہے، چنانچہ ہر شریعت میں مرد وعورت کا اجتماع ایک خاص معاہدے کے تحت مشروع رہا ہے۔

نکاح کے فوائد:

نکاح ایک فطری عمل ہے، جہاں اس کا سب سے بڑا اور عمومی فائدہ نسلِ انسانی کا بقا اور باہم توالد وتناسل کا جاری رہنا ہے، وہیں اس میں کچھ مخصوص فائدے اور بھی ہیں، جن کو نواب قطب الدین دہلوی رحمہ اللہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے، مثلاً: نکاح کر لینے سے ہیجان کم ہوجاتا ہے، یہ جنسی ہیجان انسان کی اخلاقی زندگی کا ایک ہلاکت خیز مرحلہ ہوتا ہے؛ نکاح کرنے سے گھر بستا ہے، خانہ داری کا آرام ملتا ہے، گھریلو زندگی میں سکون واطمینان کی دولت نصیب ہوتی ہے، کنبہ بڑھتا ہے، جس کی وجہ سے انسان اپنے آپ کو مضبوط وزبردست محسوس کرتا ہے اور معاشرے میں اپنے حقوق ومفادات کے تحفظ کے لئے اپنا رعب ودبدبہ قائم رکھتا ہے؛ نفس مجاہدہ کا عادی ہوتا ہے کیونکہ گھر بار اور اہل وعیال

کی خبر گیری و نگہداشت اور ان کی پرورش اور پرداخت کے سلسلہ میں جدوجہد کرنا پڑتی ہے ؛ صالح و نیک بخت اولاد پیدا ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ کسی شخص کی زندگی کا سب سے گراں قدر سرمایہ اس کی صالح اور نیک اولاد ہی ہوتی ہے۔

نکاح کی برکتیں:

☆ حدیث شریف میں ہے: ''بے شک جس وقت شوہر اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور بیوی شوہر کی طرف دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے۔''(۱)

☆ حدیث شریف میں ہے: ''اس شخص کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اپنے ذمہ یہ بات مقرر فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے کے لیے نکاح کرنا چاہے۔''(۲) یعنی جو زنا سے محفوظ رہنے کے لیے شادی کرے اور نیت اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کی ہو تو نکاح کے اخراجات وغیرہ میں اللہ اس کی مدد فرمائیں گے۔

☆ حدیث شریف میں ہے: ''عیالدار شخص کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ شخص کی بیاسی رکعتوں سے بہتر ہیں۔'' دوسری حدیث میں بیاسی کے بجائے ستر کا عدد آیا ہے، مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ستر اس شخص کے حق میں ہے جو اہل وعیال کا ضروری حق ادا کرے اور بیاسی اس کے حق میں ہیں جو ضروری حقوق سے زیادہ ان کی خدمت کرے۔ (بہشتی زیور)

آج زنا کو سستا، آسان اور نکاح مہنگا اور مشکل بنا دیا گیا ہے، جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نکاح سب سے آسان اور سستا تھا، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، انہوں نے نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح پڑھوایا، نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور نہ ہی دوسرے لوگوں کی اتنی بڑی دعوت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چل سکے اور نہ ہی شادی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، بس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مخصوص رنگ دیکھا تو پوچھا کہ کیا تو نے

شادی کر لی ہے؟ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: جی! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔(۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے شادی کی نہ تو نکاح کا بڑا اہتمام فرمایا اور نہ ہی ولیمے کا لمبا چوڑا پروگرام، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہ تھا غزوہ احد سے واپسی کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔(۴)

بیوہ اور غیر شادی شدہ کا نکاح کرو:

ارشاد خداوندی ہے: وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ۔ یعنی نکاح کردو، رانڈوں کا اپنے اندر۔(۵)

اس آیت میں یہ حکم دیا ہے کہ جن کا نکاح نہیں ہوا یا ہو کر بیوہ اور رنڈوے ہو گئے تو موقع ملنے پر ان کا نکاح کر دیا کرو، تا کہ ان کو طہارت اور پاکیزگی حاصل ہو جائے، کیونکہ یہ عفت کا سامان اور زنا سے بچنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تین کاموں میں دیر نہ کرو:

۱۔ فرض نماز کا جب وقت آجائے۔
۲۔ جنازہ جب موجود ہو۔
۳۔ اور رانڈوی عورت جب اس کا کفول جائے۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو قومیں رانڈوں کے نکاح پر ناک بھویں چڑھاتی ہیں سمجھ لیں کہ ان کا ایمان سلامت نہیں۔(۶)

نکاح کا حکم اور حیثیت:

اس پر ائمہ مجتہدین تقریباً سب ہی متفق ہیں کہ جس شخص کو نکاح نہ کرنے کی صورت میں غالب گمان یہ ہو کہ وہ حدودِ شریعت پر قائم نہیں رہ سکے گا، گناہ میں مبتلا ہو جائے گا اور نکاح کرنے پر اس کو قدرت بھی ہو کہ اس کے پاس وسائل موجود ہوں تو ایسے شخص پر نکاح کرنا فرض اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے، جب تک نکاح نہ کرے گا گناہ گار رہے

گا۔ مسند احمد میں روایت ہے کہ حضرت عکاف رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ: کیا تمھاری بیوی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، پھر پوچھا کہ: کوئی شرعی لونڈی؟ کہا: نہیں، پھر آپ نے دریافت کیا کہ: تم صاحبِ وسعت ہو یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ: صاحب وسعت ہوں، مراد یہ تھی کہ کیا تم نکاح کے لئے ضروری خرچے کا انتظام کر سکتے ہو، جس کے جواب میں انہوں نے اقرار کیا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو اور فرمایا کہ: ہماری سنت ''نکاح'' کرنا ہے، تم میں بدترین آدمی وہ ہیں جو بے نکاح ہوں اور تمہارے مردوں میں سب سے رذیل وہ ہیں جو بے نکاح مر گئے (۷)

مناسب رشتہ آئے تو نکاح کردو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص پیامِ نکاح بھیجے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو، تو اس سے (اپنی بہن، بیٹی یا عزیزہ کا) نکاح کردو، اگر ایسا نہ کروگے تو زمین پر فتنہ اور لمبا چوڑا بگاڑ پیدا ہو جائے گا (رسوائی، ذلت اور زنا کاری کا بُرا نتیجہ پیدا ہوگا)۔ (۸)

گناہ والدین کو ہوگا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تورات میں لکھا ہوا تھا کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرائے، اس حالت میں لڑکی اگر گناہ کا ارتکاب کرے تو نکاح نہ کرانے والے پر گناہ ہوگا۔ (۹)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا لڑکا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھی تہذیب سکھائے، جوان ہو جائے تو اس کا نکاح کردے، اگر بالغ ہو جانے کے بعد اس کا نکاح نہیں کرے گا اور وہ کوئی گناہ کر بیٹھے گا تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔ (۱۰)

رزق کے خوف سے نکاح ترک نہ کرو:

اللہ رب العزت فرماتے ہیں: اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

ترجمہ: اگر محتاج وفقیر ہیں، ان کے پاس مال نہیں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے گا۔ (۱۱)

مالداری کے مقابلہ میں دینداری کو ترجیح دینے کا حکم:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نکاح کے معاملہ میں مالداری، حسب ونسب اور حسن وجمال کے بجائے دینداری کو ترجیح دینے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کے بارے میں چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

اول: اس کا مالدار ہونا۔ دوم: اس کا حسب ونسب والی ہونا۔

سوم: اس کا حسین وجمیل ہونا اور

چہارم: اس کا دیندار ہونا، لہٰذا دیندار عورت کو اپنا مطلوب قرار دو۔ (۱۲)

بعض لوگ نکاح میں اس لئے پس وپیش کرتے ہیں کہ نکاح ہو جانے کے بعد بیوی بچوں کا معاشی بار کیسے اٹھائے گا، پہلی بات یہ ہے کہ تم ان کو شوہر بنا رہے ہو رزاق نہیں بنا رہے، مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ کو فرمایا کہ: جب بچی بالغ ہو جائے تو بتا دینا، چنانچہ ایک دن حضرت رحمۃ اللہ علیہ گھر سے مسجد کی طرف جانے لگے تو اہلیہ نے کہا کہ بچی بالغ ہوگئی ہے، فرمایا ٹھیک ہے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ میں تشریف لائے اور ایک طالب علم سے فرمایا کہ: میں اپنی بچی کا نکاح تمہارے ساتھ کرانا چاہتا ہوں؟ اس طالب علم نے عرض کیا کہ حضرت! میں ایک مسافر اور مسکین طالب علم ہوں، خود رہنے کے لئے جگہ نہیں مسجد میں رات گذارتا ہوں، میرے پاس اپنے کھانے کے لئے کچھ نہیں تو میں دوسرے کو کیسے کھلاؤں گا؟ تو اس کے جواب میں حضرت نے بڑی عجیب بات ارشاد فرمائی، چنانچہ فرمایا: میں تمہیں اپنی بیٹی کا رازق نہیں، بلکہ خاوند بنا رہا ہوں۔

دوسری بات خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور انہیں سمجھائی کہ ایسے موہوم اور امکانی خطرات پر نکاح سے مت رکو، تمہاری اور بیوی بچوں کی روزی اللہ کے ہاتھ میں ہے، کیا پتہ کہ خدا چاہیں تو انہی کی قسمت سے تمہارے رزق میں کشائش وفراوانی فرمادے۔

نکاح کے ذریعہ اللہ کا فضل ورزق تلاش کرو:

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا، نکاح کے سلسلہ میں اللہ کے حکم کی تعمیل کرو، اللہ نے جو تم کو غنی بنا دینے کا وعدہ کیا ہے، وہ اس کو پورا کرے گا۔ اللہ نے فرمایا: اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ یعنی اگر یہ فقیر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کردے گا۔

حضرت قتادہ ؓ کا بیان ہے، حضرت عمر بن خطاب ؓ کا فرمان ہم سے نقل کیا گیا ہے: میں نے اس شخص کی طرح (عجیب آدمی) نہیں دیکھا کہ جو نکاح کے ذریعہ غنا و مالداری کا طلبگار نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ (اللہ اپنے فضل سے غنی کردیں گے)؛ وہ فرماتا ہے کہ نکاح کے ذریعہ سے غنا و مالداری طلب کرو۔ نکاح کر کے ہی اللہ کے فضل کے خواستگار بنو، اس کے بعد آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

دار قطنی نے حضرت عائشہ ؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں سے نکاح کرو، وہ خود مال لے کر آئیں گی (نکاح کے بعد اللہ تمہارے لئے فراخ دستی کے دروازے کھول دے گا)۔

حضرت ابن عباس ؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نکاح کے ذریعہ رزق تلاش کرو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: کہ تم غنی ہونا چاہتے ہو تو نکاح کرلو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ (۱۳)

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی ؒ فرماتے ہیں: اللہ کا وعدہ ہے کہ جو شخص عفت اور پاک دامنی حاصل کرنے کی نیت سے اور بدکاری سے بچنے کی نیت سے نکاح کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو فراخی عطا فرمائیں گے۔ (۱۴)

نکاح کرنے والے کے ساتھ اللہ کی مدد کا وعدہ ہے، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے، ان میں سے ایک وہ نکاح کرنے والا شخص ہے جو حرام کاری سے بچنے کی نیت رکھتا ہو۔ (۱۵)

نکاح کے ذریعہ رزق تلاش کرو:

یہ وعدہ شاید ان لوگوں کے لئے ہے جو نکاح کے ذریعہ سے پاک دامن رہنے کے خواستگار ہوتے ہیں اور رزق کا بھروسہ اللہ پر رکھتے ہیں۔ ذیل کی آیت سے اس کی تائید ہو رہی ہے۔ "وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ" اور اللہ کشائش والا ہے سب کچھ جانتا ہے، جس کے حق میں مناسب جانتا ہے کشائش کردیتا ہے۔ نہ تو مالدار نہ ہونے کی وجہ سے نکاح سے انکار کرو اور نہ یہ خیال کرو کہ نکاح ہوگیا تو خرچ بڑھ جائے گا۔ (۱۶)

شادی میں تاخیر کے نقصانات:

شادی میں تاخیر کے نتیجے میں عمر زیادہ ہوجاتی ہے اور پھر جوڑ نہیں بیٹھتا،...... وقت پر شادی نہ کرنے کی وجہ سے سینکڑوں بگاڑ اور خرابیاں، بڑے فتنہ اور فساد ہو رہے ہیں...... کب تک ہم حقیقت سے آنکھیں چرائیں گے اور آنکھیں بند کرکے بیٹھے رہیں گے، شریعت کے احکامات سے رُوگردانی کریں گے، کب تک فطرت سے بغاوت کریں گے۔

کوئی زمانہ تھا کہ بچے بالغ ہوجاتے تھے ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا تھا...... آج تو فتنے اور فساد کا زمانہ ہے، بازاروں میں، روڈوں اور سڑکوں پر، سائن بورڈز پر، الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا پر جو مناظر دکھائے جاتے ہیں، ان کے ذریعہ جو ترغیب دی جارہی ہے، اور ماحول کو بگاڑا جارہا ہے، اور تو اور تعلیمی اداروں میں جو تربیت دی جارہی ہے، اور بعض اداروں میں جو نصاب پڑھایا جارہا ہے، جس میں سیکس کی تعلیم، بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کی ترغیب وتشکیل ہورہی ہے، اس ماحول میں بچے وقت سے پہلے اور بالغ ہونے سے پہلے بہت کچھ جان رہے ہوتے ہیں۔

اس فتنے کے زمانہ میں بچاؤ کی یہی صورت ہے کہ ہم وقت پر حلال متبادل فراہم کریں

تا کہ حرام اور ناجائز کی عادت نہ پڑے،...... عادی ہونے کے بعد حلال دینے کا فائدہ نہیں رہتا اور فساد بپا ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو دینِ متین کی مبارک تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

وقت پر شادی نہ کرانے پر ایک بیٹی کے احساسات کا اندازہ اس تحریر سے لگایا جا سکتا ہے، جو اس نے خط کی صورت میں لکھی ہے، ہمیں اس تحریر میں ایک حقیقت، درد اور جذبہ نظر آیا اس وجہ سے من وعن اس کو نقل کر رہے ہیں:

میں کوئی پتھر تو نہیں؟

مجھے بچپن ہی سے نیک بننے کا شوق تھا، جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی میں پانچ نمازیں پابندی سے پڑھنے لگی۔ ہر جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت اور صلوۃ التسبیح پڑھنا میرا معمول تھا۔ درودِ ابراہیمی کا کثرت سے ورد کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ جب میں نویں جماعت میں پڑھتی تھی تو مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی (الحمدللہ) اور اسی سال مجھے حضرات شیخین (صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما) کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

حالات انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتے ہیں۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی میرے لئے رشتے آنے لگے، میری خوبصورتی اور شاید خوب سیرتی کے پیش نظر اچھے اچھے لوگ ہمارے گھر آئے، لیکن میرے والدین کی لا پرواہی کی وجہ سے سب کو خالی ہاتھ جانا پڑا، کسی کو ان پڑھ کہہ کر مسترد کر دیا گیا تو کسی پر غیر برادری ہونے کا الزام تھا، یا پھر کسی کا خاندان بڑا تھا، وغیرہ وغیرہ۔------

کئی برس اسی طرح گزر گئے۔ اس صورتحال نے مجھے مایوس کرنا شروع کر دیا۔ میرا دل دنیا سے اچاٹ ہو گیا۔ میری نمازیں مختصر ہونے لگیں، عبادت کا شوق ختم ہو گیا۔ جب بھی میں کسی محفل میں جاتی تو مجھ سے کم عمر عورتیں گودوں میں معصوم پھول اٹھائے مسکرا مسکرا کے اپنے آباد گھروں کی باتیں کرتیں تو میرا احساس محرومی بڑھ جاتا۔

پھر میں نے محفلوں میں جانا ترک کر دیا۔ اپنے آپ کو گھر میں مقید کر لیا لیکن یہ مسئلہ کا حل تو نہیں تھا۔ پریشانی اور مایوسی سے میرا برا حال ہو گیا۔ میرے چہرے کی شگفتگی

چھائیوں اور جھریوں میں تبدیل ہونے لگی۔ مجھے تنہائی سے وحشت ہونے لگی۔ حالات نے مجھے نفسیاتی مریضہ بنا دیا۔ نہ جانے والدین جو بچوں سے محبت کے دعوے کرتے ہیں ان کی ضروریات کو کیوں نہیں پوری کرتے۔ میری اجڑی حالت، میری سرد آہیں اور میری بیزار طبیعت، میرے والدین کی سرد مہری میں کوئی فرق پیدا نہ کر سکیں۔ میں اپنے والدین سے بہت بددل ہو گئی، اگرچہ خدمت واطاعت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

بالآخر انتظار نا قابل برداشت ہو گیا، میں نے فیصلہ کر لیا مجھے اس ظالم دنیا اور ظالم لوگوں سے نجات حاصل کرنی ہے۔ میں نے زہریلی گولی ہاتھ میں اٹھائی اور علیحدہ کمرے میں چلی گئی۔ پانی کا گلاس ہاتھ میں اٹھایا اور غور سے اس کے اندر چلی گئی۔ پانی کو دیکھ کر میرے تصور میں حضور ﷺ کا حوض کوثر گھومنے لگا۔ جب آپ ﷺ اپنے امتیوں کو اپنے حوض سے پانی پلائیں گے تو میں!؟ بے اختیار میری آنکھوں نے برسنا شروع کر دیا۔ مجھے تصور میں حضور ﷺ ناراض دکھائی دینے لگے۔ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے گلے لگانے سے انکار کر دیا۔ میں نے گولی پھینک دی اور ایک مرتبہ پھر حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔

ایک دو ہفتہ گزرنے کے بعد پھر وہی کیفیت ہو گئی۔ بھلا فطرت بھی کب دب سکتی ہے۔ معصوم بچوں کو دیکھ کر میرے اندر کی عورت مجھے بے تاب کرنے لگی۔ ایک مرتبہ سوچا کہ کسی مرد کے ساتھ دوستی کر لوں، اور چپ چاپ اس گھر سے رخصت ہو جاؤں، لیکن ابو کی سفید ڈاڑھی اور امی کے سفید بالوں کی خاطر اپنی خواہش پر چھری پھیر دی۔ کبھی سوچتی تھی کہ بس چھوڑوں اس پردے اور دین داری کو، یہ ماڈرن عورتیں کتنی آزادی سے اپنی مرضی سے رہتی ہیں۔ انہیں زندگی گزارنے، شادی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ لیکن پھر یکدم حضور ﷺ کا خواب میں دیکھا ہوا چہرہ مبارک آنکھوں کے سامنے آجاتا۔ میں تصور میں حضور ﷺ کی کالی کملی کو مضبوطی سے پکڑ لیتی اور بے دین ہونے کے خیال پر فوراً توبہ استغفار کرنے لگتی۔

ہاں! اس میں دین کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ میرے آقا مدنی ﷺ نے تو وصیت کی تھی کہ بیٹی جوان ہو جائے تو نکاح میں جلدی کرنا، اپنی لختِ جگر کا رشتہ دینے کے لئے خود

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تھے۔ اپنے سے پندرہ سال بڑی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی فرمائی اور دوسری طرف اپنے سے کتنی کم عمر امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر کے امت کے لئے اہم مثالیں چھوڑی تھیں۔ قصور تو دینِ اسلام پر عمل نہ کرنے والوں کا ہے۔

جی ہاں! ایک مرتبہ پھر میں نے حالات کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کرلیا ہے۔ میں محرومیوں، ویرانیوں اور بے چینیوں کے ۳۷ سال گزار چکی ہوں۔ اس معاشرے میں میری ہم عمر اور مجھ سے بڑی عمر والیاں بھی موجود ہیں، ان کے احساسات بھی ان کے چہروں سے پڑھے جاسکتے ہیں۔ ممکن ہے ان کے والدین اور بھائیوں کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہو بھی جائے، مگر تب تک چراغ کی لو ختم ہو چکی ہوگی۔

ہم نے مانا کے تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

آج بے اختیار یہ چند سطریں اس لئے لکھ دیں، کہ شاید کسی کے دل میں میری بات اتر جائے۔ میرے والدین تو شاید اس تحریر کو نہیں پڑھ سکیں گے مگر شاید یہ تحریر کسی اور کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے! شاید کوئی باپ اس تحریر سے عبرت حاصل کرلے، شاید میری تحریر میری کسی بہن کی زندگی میں بہار لانے کا سبب بن جائے۔

اے ظالم! کیا سوچ کے تونے یہ ظلم روا رکھا ہے
میں کوئی پتھر ہوں جو قدموں میں سجا رکھا ہے

ایک حکیم صاحب نے ایسے ہی نوجوان کی روداد اس طرح نقل کی ہے:

تاخیر کی شادی

جو میں نے دیکھا۔ سنا اور سوچا، وہ جوان میرے سامنے بیٹھا تھا؛ اس کا چہرہ، اس کا جسم اور معصومیت پکار پکار کر کہہ رہے تھے: وہ اندر سے پاک ہے پاکیزگی چاہتا ہے۔ تلاش مشکل ہے، وہ کالج میں پڑھتا ہے، کہنے لگا: حکیم صاحب میں بہت پریشان ہوں۔ مجھے عجیب اور انوکھے خیالات اور وہم آتے ہیں۔ جب یہ خیالات اور وہم زیادہ ہونے لگتے

ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مجھے کچھ ہو جائے گا۔ دل بہت گھبراتا ہے۔ بعض اوقات ٹھیک ہو جاتا ہوں۔ بعض اوقات یہ خیالات اتنے آتے ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ میں خودکشی کرلوں۔ ان خیالات کی وجہ سے میرا دماغ کام کرنے سے رک جاتا ہے۔ میرا رونے کو بہت دل چاہتا ہے۔ بہت کوشش کے باوجود اپنی حالت کو میں ٹھیک نہیں کر پا رہا۔ بعض اوقات میرا جسم کانپنے لگ جاتا ہے۔ اور یہ کیفیت تو بار بار ہوتی ہے کہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں۔ کسی سے بات نہ کروں۔ اکتاہٹ، چڑچڑاپن، نت نئے روگ، نت نئی سوچیں ہر کسی سے لڑنے کو دل چاہنا، حالانکہ میں اندر سے ایسا نہیں ہوں۔ میں نمازیں نہ چھوڑنے کی کوشش بھی کرتا ہوں لیکن میری طبیعت ایسی ہو جاتی ہے کہ نمازیں ادا کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اور پڑھنے کو دل بھی نہیں چاہتا اور بعض اوقات جی چاہتا ہے کہ کتابیں اٹھا کر گندی نالی میں پھینک دوں۔ اپنی سلیبس کی کتابیں بھی پڑھنے کو دل نہیں چاہتا۔ بھاگ جاؤ، نکل جاؤ، فرار ہو جاؤ یہ سوچیں تو مستقل دل میں گھر کر گئی ہیں۔ بعض اوقات سوچتا ہوں کہ شاید میں دیوانہ ہو گیا ہوں لیکن نہیں، میں تندرست ہوں۔ کتاب میرے سامنے پڑی ہوتی ہے اور میری سوچیں کہیں اور ہوتی ہیں۔ ان خیالات کی وجہ سے میرا جی چاہتا ہے کہ میں غلط راستوں پر نکل جاؤں۔ کبھی مجھ سے غلطی ہو بھی جاتی ہے اور اس کا احساس اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ میں کئی کئی دن اس ڈیپریشن سے نکل نہیں سکتا۔ یہ کیفیت بلوغت کے بعد شروع ہوئی لیکن بیس سال کے بعد انتہا ہو گئی۔ اب میری عمر ۲۴ سال ہے۔ میں چاہتا ہوں میری شادی ہو جائے۔ اس ننگے اور برہنہ معاشرے میں میں اپنے ایمان کو نہیں بچا سکتا۔ حکیم صاحب! آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں، میرے والدین آپ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ''پہلے کماؤ، نوکری کرو، پھر ہم تیری شادی کرائیں گے''۔ میں کہتا ہوں: یہ میرے ساتھ زیادتی ہے۔ ایک دفعہ میں نے گستاخی کر کے اپنے والد سے پوچھا کیا آپ کے والد نے آپ کی شادی بھی اسی شرط پر کی تھی؟ ''پہلے کماؤ، پھر نوکری کرو، پھر شادی کرائیں گے''، کہنے لگے: بیٹا! وہ دور اور تھا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا: ابا جان! آپ کا معاشرہ شریف معاشرہ تھا۔ آج کا معاشرہ بدمعاش معاشرہ ہے۔ کیا آج بیٹے بیٹیوں کی شادی جلدی نہیں ہونی چاہئے؟ لیکن میرے والد اور میری والدہ کے پاس صرف

ایک رٹ ہے کہ کماؤ، نوکری کرو، یا کاروبار کرو پھر شادی کا سوچیں گے ۔میرے ہم عمر دوست مستقل گناہوں اور عیاشیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے والدین کو ہماری اس حالت کی سو فیصد خبر ہے۔لیکن وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ ''کماؤ، پھر شادی کریں گے''۔ آخر ہم کیا کریں؟ کیمیکل بھری خوراکیں ،گوشت خوریاں اور چٹخارے آخر کچھ رنگ لاتے ہیں۔ بقول ایک دانشور کے'' قوموں کی قسمت کے فیصلے دسترخوانوں پر ہوا کرتے ہیں، جیسا دسترخواں ہوگا اور جس ذائقے اور انداز کی غذائیں ہوں گی، ویسی نسلیں اور ذہنیت تیار ہوگی ۔فاسٹ فوڈ کے کرشمات اور بیکری کے انوکھے کمالات آج کے معاشرے میں آپ کے سامنے ہیں۔ آیئے! اپنی نسلوں کو دیر کی شادی سے بچالیں۔ جلدی شادی سے بے اولادی کے مسائل بھی نہیں ہوتے اور معاشرے کے روگ بھی ختم ہو جاتے ہیں یہ نبوی نسخہ ہے لے لیں۔

رسومات

یہ مسئلہ کسی ایک گھر کا نہیں ،آج ہزاروں گھر اسی پریشانی میں مبتلا ہیں کہ بیٹی کیسے بیاہیں؟ ہمارے معاشرے میں رسومات کی لعنتیں نہ گھر بسنے دیتی ہیں اور نہ ہی بستے گھر کو آباد رہنے دیتی ہیں، بلکہ اجاڑ کر چھوڑتی ہیں، جتنی زیادہ رسمیں اتنی ہی زیادہ ٹینشنیں ،اتنی ہی زیادہ رشتے داروں کی ناراضگیاں اور باتیں ،ہمارے معاشرے میں والدین کے لئے سب سے کٹھن اور بڑا مرحلہ اولاد کے بیاہنے کا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں نئی زندگی تو شروع ہو جاتی ہے، لیکن پرانی زندگی کا خون چوس کر، نیا گھر تو آباد ہو جاتا ہے مگر پرانے گھر کو بربادی کے دہانے کھڑا کرتے کے بعد، اسی طرح کی چند رسومات کا تذکرہ کیا جاتا ہے، جو ہمارے معاشرے میں وبال کی حیثیت رکھتی ہیں:

☆ چھیٹر، نیل مہندی۔

☆ دولھے کو دودھ پلا کر پیسے لینا۔

☆ نکاح کے بعد دولہے اور دلہن کو آئینہ دکھانا۔

☆ دلہن کو قرآن کے سائے میں رخصت کرنا۔

☆ کالے بکرے یا مرغی کا صدقہ۔

☆ مہمانوں کا راستہ روک کر پیسے بٹورنا۔

☆ دولہا دلہن کو کھیر یا دھی چٹانا۔

☆ ناریل توڑنا۔

☆ گود بھرائی کی رسم۔

☆ بادام اور چاول پھینکنا۔

☆ دروازے پر تیل پھینکنا

☆ باری باری اسٹیج پر جا کر سلامی دینا اور تصویر کھچوانا/ بنوانا۔

☆ گوڈا پکڑائی کی رسم

☆ چراغاں کرنا۔

☆ میک اپ پر ہزاروں روپے خرچ کرنا، مہنگے سے مہنگے بیوٹی پارلر کی بکنگ کروانا۔

☆ جوتا چھپا کر پیسے لینا، دولہا کی سالیاں جوتا چھپا کر پیسے وصول کرتی ہیں۔

☆ دولہا کے سر پر پیسے گرا کر بیلیں کروانا۔

☆ شادیوں میں فضول خرچی یعنی کارڈ وغیرہ پر فضول پیسے ضائع کرنا۔

☆ شادیوں کی تقریب میں فائرنگ کرنا۔

☆ شادی کے موقع پر بے جا تحفہ تحائف پر پیسے ضائع کرنا۔

☆ ایسے موقع پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط۔

☆ شادی کارڈ نائی کے ذریعے پوری برادری، علاقے وغیرہ میں تقسیم کرنا۔ (بہشتی زیور)

☆ لڑکی کا ایک کونے میں قید کرنا جسے مائیوں بٹھلانا کہتے ہیں۔

☆ بری اور جہیز محض دکھلاوا اور شہرت کی خاطر لوگوں کو دکھلانے کے لئے اعلان کرنا۔

☆ سہرا بندی، دولہے کو سہرا پہنانا کافروں کی رسم ہے، لہٰذا یہ بھی خلاف شرع ہے (من **تشبه بقوم فهو منهم**)

☆ نکاح کے بعد نیوتہ کی رسم بھی گناہ کی چیز ہے۔

☆ کھانے سے فراغت کے بعد جہیز کی چیزیں لوگوں کو دکھانا۔
☆ کھڑے ہو کر کھانا۔
☆ بارات کے موقع پر بینڈ باجے بجانا۔
☆ مال کا بیہودہ اُڑانا۔
☆ ولیمہ میں فخر و اشتہار کے لیے صرف امیر لوگوں کو بلانا ''حدیث'' میں ایسے ولیمے کو ''**شر الطعام**'' بدترین دعوت فرمایا گیا ہے۔
☆ دلہن کے گھر میں دلہا کو بطور سلامی کے پیسے دینا۔

میاں بیوی کے حقوق

باہمی تعلقات میں ازدواجی تعلق ایک خاص اہمیت و نوعیت کا حامل ہے، کیونکہ اس رشتے کی خوشگواری اور باہم الفت اور محبت پر زندگی کا سکون، معاشرے کی بہبود، قلب کا اطمینان، عظیم مصلحتیں اور بے شمار منافع موقوف ہیں، شریعت نے میاں بیوی کو جو ہدایات دی ہیں ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ یہ تعلق فریقین کے لئے زیادہ سے زیادہ باعثِ مسرت اور خوشگوار ہو، دل جڑے رہیں اور نکاح کے مقاصد بہتر طریقہ سے حاصل ہوں۔ اس لئے شریعت نے دونوں کی ذہن سازی فرما کر دونوں کے لئے ہدایات دیں ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے شریعت میں ہر شخص کو اس بات پر متوجہ کیا گیا ہے کہ اپنے فرائض ادا کرے، حقوق کے مطالبے پر زور نہیں دیا گیا ہے۔ آج کی دنیا حقوق کے مطالبے کی دنیا ہے، ہر شخص اپنا حق مانگ رہا ہے اور اپنا حق کا مطالبہ کر رہا ہے ہڑتال کر رہا ہے، تحریکیں چلا رہا ہے، مظاہرے کر رہا ہے، گویا کہ اپنے حق مانگنے اور اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے لئے دنیا بھر کی کوششیں کی جارہی ہیں۔۔۔۔۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ: ہر شخص اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرے، اگر ہر شخص اپنے فرائض ادا کرنے لگے تو سب کے حقوق ادا ہو جائیں، شوہر اگر اپنے فرائض ادا کرے تو بیوی کے حقوق ادا ہو گئے اور بیوی اپنے فرائض ادا کرے تو شوہر کا حق ادا ہو گیا، شریعت کا اصل مطالبہ یہی ہے کہ تم اپنے فرائض ادا کرنے کی فکر کرو۔

خاوند کے لئے ہدایات

قرآن کریم میں مردوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا برتاؤ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا** ۔ ترجمہ: ''بیویوں کے ساتھ مناسب و معقول (معروف) طریقے سے گزران کرو، اگر وہ تمہیں پسند نہ بھی ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو اور اللہ نے اس میں بہت خیر و خوبی رکھی ہو۔ (۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی ایمان والا شوہر اپنی مومنہ بیوی سے نفرت نہیں کرتا (یا یہ کہ اس کو نفرت نہیں کرنی چاہیے) اگر اس کی کوئی عادت ناپسندیدہ ہوگی تو دوسری کوئی عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔ (۱۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع میں یوم عرفہ کے خطبہ میں رسول ﷺ نے یہ ہدایت بھی دی) لوگو! اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو اللہ کی اَمان کے ساتھ اپنے عقد میں لیا ہے اور اسی اللہ کے کلمہ اور حکم سے وہ تمھارے لئے حلال ہوئی ہیں۔ (۱۹)

بیوی کی معمولی غلطیوں اور کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کے ساتھ حسن سلوک کی اللہ کے رسول ﷺ کی وصیت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو (یعنی میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کی بندیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نرمی اور مدارات کا برتاؤ رکھو، ان کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے، اور زیادہ کجی پسلی کے اوپر کے حصے میں ہوتی ہے، اگر تم اس ٹیڑھی پسلی کو (زبردستی) بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی، اور اگر اسے یونہی اپنے حال پر چھوڑ دو گے (اور درست کرنے کی کوئی کوشش نہ کرو گے) تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی ہی رہے گی، اس لئے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ (۲۰)

بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کمالِ ایمان کی شرط ہے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:" مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاقی برتاؤ (سب کے ساتھ) بہت اچھا ہو (اور خاص کر) بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف ومحبت کا ہو۔(۲۱)

سب سے بھلا شخص:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی تم میں زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، (اسی کے ساتھ فرمایا) اور میں اپنی بیویوں کیلئے بہت اچھا ہوں۔(۲۲)

اہل خانہ پر خرچ کرنے پر صدقے سے زیادہ ثواب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک وہ دینار ہے جسے تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک وہ دینار ہے جسے تم نے کسی کے آزاد کرنے میں خرچ کیا، ایک وہ دینار ہے جسے تم نے کسی مسکین پر صدقہ کردیا اور ایک وہ دینار ہے جسے تم نے اپنے اہل خانہ پر خرچ کردیا۔ ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہے جسے تم اپنے اہل خانہ پر خرچ کر ڈالا۔" (۲۳)

لہٰذا شوہر کو چاہیے کہ ہر ممکن طریقے سے بیوی کے حقوق اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی کوشش کرے، ذیل میں کچھ ذمہ داریوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

شوہر کے کرنے کے کام:

☆ ہمیشہ مسکراتا ہوا گھر میں آئے۔
☆ بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئے۔
☆ بیوی کے اچھے کاموں کی تعریف کرے۔

☆ بیوی کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائے۔
☆ کبھی کبھی بیوی کو تحفہ دے۔
☆ بیوی سے محبت کا اظہار کرے۔
☆ دل لگی اور دل جوئی کی باتیں کرے۔
☆ تحمل مزاجی اختیار کرے۔
☆ گھر میں احکامِ شریعت کی پابندی کروائے۔
☆ بدعات ورسومات سے منع کرے۔
☆ حیض ونفاس کے احکام سیکھ کر بیوی کو سکھائے۔
☆ بغیر اجازت عزل نہ کرے۔
☆ دوسروں کے ساتھ ہمبستری کی باتیں نہ کرے۔
☆ میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے لباس کی مانند ہیں، لہٰذا تیسرے کو درمیان میں آنے نہ دیں، آپس کے معاملات خود طے کرلیں۔
☆ بیوی کو جان، عزت اور ایمان کا تحفظ دے۔
☆ بات بات پر طلاق کی دھمکی نہ دے۔
☆ دوسری شادی کی دھمکی نہ دے۔
☆ بیوی کو اپنی مصروفیت سے وقت دے۔
☆ بیوی کو نظر انداز نہ کرے، دھیان دے۔
☆ بیوی کے لئے پابندی اور اپنے لئے آزادی اختیار نہ کرے۔
☆ جس چیز کی پابندی لگائی جائے اس پر خود بھی پابندی سے عمل کرے۔
☆ بیوی پر الزام نہ لگائے۔
☆ لوگوں کے سامنے بے عزت نہ کرے، اور نہ لوگوں کے سامنے ڈانٹے۔
☆ خوانخواہ بدگمانی نہ کرے البتہ بالکل غافل بھی نہ ہوجائے۔
☆ خوانخواہ بیوی پر شک کرنا جرم ہے۔

☆ بلا وجہ بیوی پر سختیاں کرنا جرم ہے۔

☆ بیوی کو نوکرانی یا خادمہ تصور کرنا بہت بڑا جرم ہے۔

☆ بیوی کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نکتہ چینی اور تنقید نہ کرے۔

☆ بیوی کے رشتہ داروں سے بے اعتنائی نہ برتے۔

☆ اس کی جائز اور معقول ضروریات پوری کی جائیں، اس کے ساتھ ناروا سلوک نہ کیا جائے۔ بلکہ پیار اور محبت کا برتاؤ کیا جائے، ترش روئی اور سخت کلامی سے اجتناب کیا جائے۔

☆ اپنی بیوی کے دنیوی مصالح وضرورتوں کا خیال رکھے اسی طرح اس کے اخروی مصالح وضرورتوں کا بھی پورا پورا انتظام کرے۔ اگر اس کی تربیت میں کسی طرح کی کمی رہ گئی ہے تو مرد اس کی تربیت کرے۔

بیوی کے لئے ھدایات

آپ ﷺ نے خاوند کو مجازی خدا قرار دیا، چناچہ فرمایا: اگر میں کسی کو سجدے کی اجازت دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ (۲۴)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جہنم دیکھی، اور اس میں اکثر عورتوں کو پایا، کسی نے پوچھا کس وجہ سے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے کفر و ناشکری کی وجہ سے، پوچھا گیا کہ: کیا اللہ کی ناشکری کی وجہ سے؟ تو آپ نے فرمایا: شوہروں اور احسان کی ناشکری کی وجہ سے، کہ اگر تو کسی کے ساتھ زندگی بھر احسان کرتا رہے، پھر اس نے تیرے اندر کوئی (معمولی) چیز (ناموافق) دیکھ لی، تو کہتی ہے: میں نے تیرے اندر کوئی خیر و بھلائی کی بات بالکل نہیں دیکھی۔ (۲۵)

☆ آپ ﷺ نے شوہر کی اطاعت پر جنت کی خوشخبری سنائی، فرمایا: عورت جب پانچ نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی حفاظت کرے، اپنے شوہر کی اطاعت کرے، وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

☆ آپ ﷺ نے پرندوں، مچھلیوں، درندوں اور فرشتوں کے استغفار کی بشارت سنائی،

چنانچہ فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کی تابعدار اور فرمانبردار ہو اس کے لئے ہوا میں پرندے، دریا میں مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور جنگل میں درندے استغفار کرتے ہیں۔ (۲۶)

☆ آپ ﷺ نے شوہر کی رضا پر جنت کی بشارت بیان فرمائی کہ: کوئی عورت اس حال میں مرگئی کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (۲۷)

☆ ہر حال میں شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا اور فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو وہ اس کے پاس آجائے اگرچہ تنور پر ہو۔ (۲۸)

☆ شوہر کی نافرمانی موجب لعنت قرار دی اور فرمایا: جب مرد اپنی بیوی کو بلائے اور وہ آنے سے انکار کردے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے عورتو! اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ تمہارے مردوں کا تم پر کیا حق ہے تو تم اپنے شوہروں کے قدموں کی غبار و دھول اپنے گالوں سے صاف کروگی۔ (۲۹)

☆ سب سے بڑا حق: ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے شوہر کا۔ (۳۰)

☆ بیوی پر شوہر کے اس قدر حقوق عائد ہوتے ہیں کہ ان کی ادائیگی کے بغیر اس کی عبادت وبندگی بھی ناقص رہے گی۔ ”**لاتودی المراۃ حق ربھا حتی تودی حق زوجھا**“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے وہ اپنے رب کا حق بھی ادا نہیں کر سکتی۔ (۳۱)

☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نہ نماز قبول ہوتی ہے نہ ان کی کوئی نیکی (آسمان کی طرف) چڑھتی ہے: ایک وہ غلام جو بھاگ گیا ہو جب تک وہ اپنے آقا کی طرف لوٹ کر نہ آجائے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہ دیدے (اطاعت کرے)، دوسری وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو، تیسرا وہ شرابی جب تک کہ نشہ اس کا نہ اترے۔ (۳۲)۔۔۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ

اس سے مراد وہ ناراضی ہے جو شریعت کے موافق ہو اگر شوہر اس لئے ناراض ہوتا ہے کہ عورت اللہ کے حکموں پر چلتی ہے تو اس کی ناراضگی کا حدود شرع سے متجاوز ہونے کی وجہ سے اعتبار نہیں ہوگا۔

☆ عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے۔

☆ حتیٰ کہ نفلی عبادت میں شوہر کی اجازت ضروری قرار دی کہ: عورت کے لئے حلال نہیں کہ شوہر موجود ہو اور اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے۔ (۳۳)

عبادت قبول نہیں: تین آدمی ایسے ہیں کہ جن کی نمازیں قبول ہوتی ہیں اور نہ کوئی نیکی، یعنی ان کو ثواب اور رب کی رضا نہیں ملے گی، ان تین میں سے ایک وہ عورت ہے جس کا شوہر اس سے ناراض ہے۔ (۳۴)

لہٰذا بیوی کو چاہیے کہ مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرے:

بیوی کے کرنے کے کام:

☆ عورت کی اصل درس گاہ اس کا سسرال ہے۔

☆ ساس و نندوں کے ساتھ اتفاق اور حسن سلوک۔

☆ سسرال اور میکے میں شوہر کی خوبیاں بیان کیجیے۔

☆ عورت سسرال ہی کو اپنا گھر سمجھے۔

☆ خاوند کا اعتماد حاصل کرے۔

☆ خاوند کو محبت سے مسخر کرے۔

☆ لگائی بجھائی اور سُنی سنائی باتوں سے پرہیز کرے۔

☆ بچوں کی تربیت کا خیال رکھے۔

☆ خاوند کے قرابت داروں سے اچھا سلوک کرے۔

☆ خاوند کے والدین کو اپنا مخدوم سمجھ کر ان کا ادب واحترام کرے۔

☆ خاوند کی خوشی اور دل جوئی کے لئے بناؤ سنگھار کرے۔

☆ خاوند کو پریشانی کے وقت تسلی دے۔

☆ خاوند کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھے۔

☆ جب کبھی خاوند کو غصہ کی حالت میں دیکھے تو بالکل نرم پڑ جائے، ان شاء اللہ تھوڑی دیر کے بعد وہی خاوند جو اتنا غصہ میں تھا وہ اسے پیار اور محبت کے ساتھ اپنی طرف بلائے گا۔

☆ شوہر کو صدقہ خیرات کی ترغیب دیتی رہے۔

☆ کھانے کو ذکر و فکر کے ساتھ پکائے۔

☆ اگر کھانا کھانے کا وقت ہے تو بیوی کو چاہئے کہ وہ کوشش کرے کہ اپنے میاں کے ہاتھ خود دھلائے۔

☆ خاوند کے ذاتی کام ہمیشہ اپنے ہاتھوں سے خود کرنے کو عبادت سمجھے۔

☆ کام کو وقت پر سمیٹنے کی عادت ڈالے۔

☆ گھر کو صاف ستھرا رکھے۔

☆ فون پر مختصر بات کرنے کی عادت ڈالے۔

☆ خاوند کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا کرے۔

☆ خاوند کو اس کا نام لے کر نہ پکارے۔

☆ خاوند کے ساتھ ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آئے، جیسے حدیث پاک میں آتا ہے کہ اچھی بیوی وہ ہوتی ہے کہ خاوند اس کو دیکھے تو اس کا دل باغ باغ ہو جائے، خوش ہو جائے۔

☆ عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ مرد کے لئے ایسا ماحول فراہم کرے جس میں اس کو ذہنی سکون اور قلبی طمانیت حاصل ہو۔ شوہر کو ذہنی سکون تب حاصل ہوگا جب بیوی اس کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کا لحاظ رکھے۔

☆ خاوند کے سامنے زبان درازی یا بدتمیزی نہ کرے۔

☆ خاوند کے آنے سے پہلے اپنے آپ کو صاف ستھرا کر لے۔

☆ گھر کے اندر ایک جگہ مصلی کے لئے مخصوص کرے۔

☆ خاوند کی ضرورت پوری کرنے میں کوئی تردد نہ کرے۔

☆ اپنے اندر صبر و تحمل پیدا کرے۔

☆ کفایت شعاری اختیار کرے۔

☆ خاوند اگر غریب بھی ہو تو بھی اس کو اپنا امیر سمجھے اپنا بڑا سمجھے رزق اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

☆ خاوند کی خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دے اور اس کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم رکھے۔

☆ خاوند کی حیثیت سے زیادہ نان نفقہ کا مطالبہ نہ کرے۔

☆ کبھی بھی خاوند کی گنجائش سے زیادہ فرمائش نہ کرے۔

☆ خاوند کو اس کی تنگدستی یا بدصورتی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھے۔

☆ خاوند کی ناشکری نہ کرے۔

☆ جائز کاموں میں شوہر کا ساتھ دے اور اس کی اطاعت کرے۔

☆ خاوند کو ناراض کر کے نہ سوئے۔

☆ شرعی ممانعت اور رکاوٹ کے بغیر حق زوجیت ادا کرنے سے منع نہ کرے۔

☆ اپنی عزت کی حفاظت کرے۔

☆ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

☆ خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے۔

☆ غیر محرم مردوں سے تعلق نہ رکھے۔

☆ امور خانہ اور بچوں کے کاموں کو مکمل توجہ اور دلچسپی سے انجام دے۔

☆ غیر ضروری اور فضول کاموں مثلاً موبائل پر لمبی لمبی باتوں یا کمپیوٹر اور نیٹ وغیرہ پر وقت ضائع نہ کریں۔

☆ سسرالی رشتہ داروں کے متعلق کوئی بات اپنے میکے میں نہ کرے، کیونکہ اس طرح دونوں خاندانوں کے درمیان اختلافات پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

☆ بیوی کی یہ ذمہ داری ہے کہ شوہر کی جنسی خواہش کی تسکین کرے، اسی طرح شوہر کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ بیوی کی جنسی خواہش کی تسکین کے لیے تیار رہے۔

☆ بچے کی پیدائش بیوی اور شوہر دونوں کا حق ہے دونوں میں سے کسی کو یہ اختیار نہیں ہے وہ اس خواہش کا انکار کرے، خواہ اولاد کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو۔

نئی دلھنوں کے لئے ہدایات

رخصتی ہونے کے بعد ساس کو اپنی سگی ماں کی طرح، سسر کو باپ کی طرح، دیور کو بھائی کی طرح اور نند کو بہن کی طرح خیال کریں...... ساس سسر کا ادب اپنے ماں باپ کی طرح کریں، شوہر اور ساس کی خدمت لازمی سمجھ کر کریں...... ان کی مزاج شناس بنیں، ساس کی کسی بات کا جواب سختی کے ساتھ نہ دیں اور اگر ساس کسی بات پر تنبیہ کرے تو ان کی بات کو خاموشی کے ساتھ سنیں اور ادب سے ہر بات کا جواب دیں۔۔۔۔ نرمی سے کہیں کہ جس طرح آپ کہہ رہی ہیں آئندہ ایسا ہی ہوگا...... ہر بڑے کا ادب کریں اور چھوٹے کے ساتھ شفقت اور رحم کے ساتھ پیش آئیں...... امور خانہ داری میں فضول خرچی اور اسراف سے بچیں...... ساس اور نند سے پوچھ پوچھ کر چلیں اور ان کے مشورے پر عمل کریں...... اگر ساس کی کوئی بات بری لگے تو اس کی شکایت شوہر سے نہ کریں میکے کی کوئی بات اپنے سسرال میں ذکر نہ کریں اور نہ ہی اپنے سسرال کی برائی کسی کے سامنے بیان کریں......

رخصتی کے وقت بیٹی کو نصیحتیں

عرب کی ایک مشہور عالمہ ادیبہ نے اپنی بیٹی کو رخصت کرتے وقت کہا:

پیاری بیٹی!

۱) خاوند کے گھر جا کر قناعت والی زندگی گذارنے کا اہتمام کرنا، جو دال روٹی ملے اس پر راضی رہنا، جو کچھ شوہر کی خوشی کے ساتھ مل جائے وہ اس مرغ پلاؤ سے بہتر ہے جو تمہارے اصرار پر خاوند نے ناراضگی سے دیا ہو۔

۲) خاوند کی ہر بات کو ہمیشہ توجہ سے سننا اور اس کو اہمیت اور اولیت دینا۔۔۔۔ ہر بات میں اس کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا، اس طرح تم اس کے دل میں جگہ بنا لوگی، کیوں کہ اصل آدمی نہیں آدمی کا کام پیارا ہوتا ہے۔۔۔۔

۳) اپنی زینت و جمال کا ایسا خیال رکھنا کہ جب وہ تمہیں نگاہ بھر کے دیکھے تو اپنے انتخاب پر خوش ہو۔۔۔ یاد رکھو! کہ تمہارے جسم و لباس کی بو یا ہیئت اسے کراہت و نفرت نہ دلائے۔

۴) خاوند کی نگاہ میں بھلی معلوم ہونے کے لئے اپنی آنکھوں کو کاجل سرمہ سے حسن دینا، کیوں کہ پرکشش آنکھیں پورے وجود کو دیکھنے والے کی نگاہوں میں جچا دیتی ہیں ۔۔۔۔ غسل اور وضو کا اہتمام کرنا ۔۔۔۔۔ یہ سب سے اچھی خوشبو ہے اور صحت وخوبصورتی کا راز ہے۔

۵) خاوند کا کھانا وقت سے پہلے ہی اہتمام سے تیار رکھنا ۔۔۔ کیوں کہ دیر تک برداشت کی جانے والی بھوک بھڑکتے ہوئے شعلوں کی مانند ہوجاتی ہے۔

۶) خاوند کے آرام کرنے اور نیند پوری کرنے کے اوقات میں سکون کا ماحول بنانا، کیوں کہ نیند ادھوری رہ جائے تو طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاپن پیدا ہوجاتا ہے۔

۷) خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی گھر میں نہ آئے۔

۸) خاوند کا مال لغویات یا فضول نمائش اور فیشن میں برباد نہ کرنا ۔۔۔ مال کی بہتر نگہداشت حسن انتظام سے ہوتی ہے۔

۹) خاوند کی نافرمانی نہ کرنا بلکہ اس کی راز دار رہنا، کیوں کہ نافرمانی جلتی پر تیل کا کام کرے گی ۔۔۔ اگر تم اوروں سے خاوند کا راز چھپا کر نہ رکھ سکی تو اس کا اعتماد تم پر سے ہٹ جائے گا اور پھر تم اس کے دورخے پن سے محفوظ نہ رہ سکوگی۔

۱۰) خاوند اگر کسی وجہ سے غمگین ہو تو اپنی کسی خوشی کا اظہار نہ کرنا، بلکہ اس کے غم میں برابر کے شریک رہنا ورنہ تم اس کے قلب کو مکدر کرنے والی شمار ہوگی۔

۱۱) خاوند کی نگاہ میں اگر تم قابل تکریم بننا چاہتی ہو تو اس کی عزت واحترام کا خوب خیال رکھنا اور اس کی مرضیات کے مطابق چلنا...... اس طرح تم اس کو بھی ہمیشہ اپنی زندگی کے ہر مرحلے میں بہترین رفیق پاؤگی۔

۱۲) جب تک تم خاوند کی خوشی اور مرضی کی خاطر اپنا دل نہیں جلاؤگی اور اس کی بات اوپر رکھنے کے لیے (خواہ تمہیں پسند ہو یا ناپسند) زندگی کے کئی مرحلوں میں اپنے دل میں اٹھنے والی خواہشوں کو دفن نہیں کروگی اس وقت تک تمہاری زندگی میں کبھی خوشیوں کے پھول نہیں کھلیں گے۔

ان نصیحتوں کے ساتھ میں تمہیں اللہ کے حوالے کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ زندگی کے تمام مرحلوں میں تمہارے لیے خیر مقدر فرمائے اور ہر برائی سے تم کو بچائے ۔۔۔ آمین!

نکاح کی برکات حاصل کرنے کے لیے ھدایات

(۱) اپنے اہل وعیال اور بیوی بچوں کو مختلف عبادتوں کا عادی وشائق بنائیں۔

(۲) گھر والوں کو مختلف مواقع کی دعائیں اور اذکار یاد کرائیں اور انہیں حسب موقع پڑھنے کی تلقین کریں اور انہیں یہ بتائیں کہ ان کے کیا فوائد ہیں۔

(۳) گھر میں قرآن کریم کی تلاوت وقرأت اور حفظ وتکرار کا ماحول بنائیں اور انہیں اس کے فضائل وفوائد سے آگاہ فرمائیں۔

(۴) گھر والوں کے لیے کم ازکم ہفتہ وار درس کا انتظام کریں۔

(۵) بچوں کو دینی اور علمی پروگراموں میں اپنے ساتھ شریک کریں اور کبھی کبھی انہیں علماء وصالحین کے پاس لے جایا کریں۔

(۶) بچوں کو زبان وادب کی طرف راغب کریں، انہیں مفید اشعار وقصیدے یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

(۷) بچوں سے ہر روز اسکول ومدرسہ کی رپورٹ وروداد پوچھیں۔

(۸) بچوں کو کھیل کود اور ورزش وریاضت وغیرہ کا بھی موقع دیں۔

(۹) بچوں اور بچیوں کے احوال کی خفیہ نگرانی کریں، کہ وہ کن کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، وہ باہر سے اپنے بیگوں اور بستوں میں کیا لاتے ہیں؟ وہ دن بھر کیا کرتے اور کہاں رہتے ہیں؟ اور پھر ان کو مناسب نصیحت کریں۔

(۱۰) گھر والوں کو گھر سے متعلق شرعی احکام کی تعلیم دیں۔

(۱۱) گھر والوں کے ساتھ نرمی ومحبت، خوش طبعی وخندہ پیشانی اور ملاطفت کے ساتھ رہیں، رعب ودبدبہ، سختی ودرشتی اور ہیبت وتخویف کا ماحول گھر کی سعادت کے خلاف ہے۔

(۱۲) بچوں کی بری عادتیں چھڑانے اور گھر والوں کے اچھے اخلاق وآداب اور عبادات اور طاعات کا عادی بنانے کے لیے اگرچہ شریعت نے گھر میں سونٹا لٹکانے اور مارنے کی اجازت دے دی ہے، مگر اس سے پہلے دوسرے وسائل وذرائع کو آزمالینا ضروری ہے۔

(۱۳) گھر کے بڑے اور اہم امور میں بڑے بچوں سے مشورے لیں، اس سے انہیں قلبی سکون ملے گا، باہمی اعتماد وتعاون اور دلوں کی قربت کا ماحول پروان چڑھے گا۔

(۱۴) بچیوں کو پڑھائی لکھائی کے ساتھ سلائی کڑھائی، صفائی ستھرائی، کھانا پکانے، بچوں کو کھلانے اور گھر کے انتظامات درست رکھنے کی تربیت دیں اور انہیں امور خانہ داری میں مصروف ومشغول رکھیں۔

(۱۵) بچے اور بچیاں جب بالغ ہوجائیں تو دین دار رشتہ تلاش کرکے جلد از جلد ان کی شادیاں کردیں، بلاوجہ اس میں دیر نہ کریں۔

(۱۶) بے فائدہ کاموں، غیر ضروری ملاقاتوں اور کھیل تماشوں میں اپنے اوقات کو ضائع کرنے کی بجائے لمحات فرصت کو زیادہ سے زیادہ گھر میں بال بچوں کے ساتھ گزارنے کی کوشش کریں۔

(۱۷) بدچلن وبدکردار اور غیر معتمد مردوں اور عورتوں کو اپنے گھر میں ہرگز نہ آنے دیں چاہے وہ رشتہ دار اور پڑوسی ہی کیوں نہ ہوں۔

(۱۸) بچوں کو وقت کا پابند بنائیں۔ (۱۹) نعمتوں کی قدر کرنا سکھائیں۔

(۲۰) بڑوں کی خدمت کرنے کا پابند بنائیں۔

(۲۱) بچوں کو دل آزاری کرنے سے روکیں کہ دوسروں کا دل نہ دکھائیں۔

(۲۲) بچوں سے قصور ہوجانے کی صورت میں معافی مانگنے کا طریقہ سکھائیں۔

(۲۳) بچوں کو چوری، خیانت اور غیبت سے روکیں۔

ہمبستری کے آداب

☆ دلہا اور دلہن کو رخصتی سے پہلے والا دن موقع نکال کر کچھ وقت آرام کرلینا چاہئے تاکہ دونوں کی ملاقات کے وقت طبیعت انبساط وشگفتگی اور بدن میں تازگی ہو۔

☆ انبساط کے اسباب سہولت کے ساتھ میسر آجائیں تو انتظام کرلینا چاہئے۔ مثلاً پھل فروٹ یا مٹھائی وغیرہ، خوشبو اور کمرے کی کسی قدر زینت۔

☆ اگر مہر معجّل (نقد مہر) کا رواج نہ ہو تو کوئی چیز بھی مہر کے علاوہ اس کے مزاج کی رعایت کرکے ہدیہ پیش کردینی چاہئے۔ اس کے بغیر اس سے نفع اٹھانا مردانہ غیرت وشرافت کے خلاف ہے۔

☆ جماع اور صحبت میں (جو اس تعلق کی آخری کڑی ہے) جلد بازی ہرگز نہ کرنی چاہئے، بلکہ ایک آدھی شب تو اس سے فقط انسیت ومحبت اور خوش طبعی کی باتیں ہوں، پھر آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف مائل اور اپنے قریب کرے، صحبت اور جماع کے لئے تو ساری زندگی پڑی ہے۔

☆ پہلی ملاقات میں کلام اور گفتگو سے پہلے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ (تم پر اللہ کی سلامتی اور رحمتیں ہوں) کہے اور پھر عورت کی پیشانی اور اس کے بالوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے:

''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جُبِلَتْ عَلَیْهِ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَیْهِ'' (۳۵)

☆ یہ بھی آداب میں داخل ہے کہ اولاً وضو کرے، پھر دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھ کر خیر وبرکت، توافق ومحبت اور پاکیزگی کے ساتھ دوام وبقاء نیز صالح اولاد کے حصول کی دعا کی جائے۔

☆ ہمبستری کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ عورت کو پیار ومحبت اور بوس وکنار کے ساتھ مانوس کرلیا جائے۔

☆ ہمبستری ایسے وقت کیا جائے جس میں طبیعت کا توازن درست ہو، نہ زیادہ بھوک کی حالت میں ہو۔

☆ ہمبستری میں حتی الامکان ستر اور پردہ ہونا چاہیے۔ اس لئے کوئی ایسا مکان ہونا چاہیے جس میں کوئی دوسرا نہ ہو۔

☆ ہمبستری کے موقع پر قبلہ رخ نہ ہونا چاہیے یہ احترام قبلہ کے خلاف ہے۔

☆ ہمبستری سے بلکہ ملاقات سے پہلے یہ بھی مناسب ہے کہ مسواک یا منجن وغیرہ سے منہ صاف کر لینا چاہیے۔

☆ ہمبستری سے پہلے مذکورہ دعا کا پڑھنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ
وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا (۳۶)

☆ عین صحبت کے حال میں بولنا مناسب نہیں، نہ ہی اس وقت بیوی کے علاوہ کسی اور سے جماع کرنے اور لطف اندوز ہونے کا خیال دل میں ہونا چاہیے۔

☆ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا بدن دیکھنا جائز ہے۔

☆ جماع کا ایک اہم ادب یہ ہے کہ جب تک دونوں کو فروغ اور اطمینان نہ ہو جائے الگ نہ ہوں۔

☆ فارغ ہونے کے بعد جب تک بدن گرم رہے، ٹھنڈی ہوا نہ کھانی چاہئے، ایسے ہی فوراً ٹھنڈا پانی وغیرہ استعمال کرنا صحت کے لیے مضر ہے۔ البتہ کوئی ہلکی مقوی چیز کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ پھر اگر دوبارہ جماع کرنے کا ارادہ ہو تو جب تک سچی خواہش پیدا نہ ہو، جماع کرنا صحت کے لئے نقصان دہ ہے (البتہ شرعاً جواز میں کوئی کلام نہیں)۔

☆ جماع و ہمبستری نری خواہش پورا کرنے کی نیت اور ارادہ سے نہ ہو بلکہ اچھی نیت سے کیا جائے۔

نافرمان بیوی کی اصلاح کے تین طریقے

قرآن کریم نے بیوی کی اصلاح کے ترتیب وار تین طریقے بتائے ہیں، طلاق دینے سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

۱) پہلا طریقہ اور درجہ یہ ہے کہ خاوند نرمی سے بیوی کو سمجھائے، اس کی غلط فہمی دور کرے، اگر واقعی وہ جان کر غلط روش اختیار کئے ہوئے ہے تو سمجھا بجھا کر صحیح روش اختیار کرنے کی تلقین کرے۔

۲) دوسرا درجہ یہ ہے کہ ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے بیوی کا بستر اپنے سے علیحدہ کر دے اور اس سے علیحدہ سوئے۔ یہ ایک معمولی سزا اور بہترین تنبیہ ہے۔

بستر کشش و جاذبیت کا مقام ہوتا ہے، بیوی کا غرور عروج پر ہوتا ہے، اس میدان میں جو عورت کا خاص میدان ہے اگر مرد اپنی قوت ارادی کو استعمال کر کے اپنے آپ پر قابو پالے تو بیوی کا غرور ٹوٹ جائے گا۔ ایک کمرے میں ایک بستر پر ایک ساتھ سونے سے زوجیت کا شعور ابھرتا ہے، جب میاں اس حالت میں بیوی سے منہ موڑ کر سوئے گا تو یہ شعور بیوی سے سوال کرے گا اس کا سبب کیا ہے؟ وہ اس سبب کو دور کرنے کی کوشش کرے گی، اس طرح ناچاکی ختم ہو جائے گی۔ ایک سلیم الفطرت عورت کے لیے خاوند کی طرف سے ایسا سلوک کافی سزا ہے اور وہ فوراً اپنے رویے کو درست کرلے گی، لیکن اس مفارقت کے بھی کچھ آداب ہیں۔ مرد کو چاہیے کے خواب گاہ کو نہ چھوڑے۔۔۔۔۔۔ خواب گاہ میں صرف علیحدگی اختیار کریں۔" نیز اپنوں اور غیروں کے سامنے اس علیحدگی کا اظہار نہیں ہونا چاہیے۔ یہ انتہائی حساس معاملہ ہے اس سے بیوی ذلت محسوس کرے گی اور اس کی سرکشی میں اور بھی اضافہ ہوگا۔

۳) تیسرے درجے میں خاوند کو معمولی مار مارنے کی بھی اجازت دی گئی ہے جس کی حد یہ ہے کہ بدن پر اس مار کا اثر اور زخم نہ ہو۔ مگر اس تیسرے درجہ کی سزا کے استعمال کو رسول اللہ ﷺ نے پسند نہیں فرمایا۔ اس لیے اس درجہ پر عمل کرنے سے بچنا اولیٰ ہے۔

یہ تینوں طریقے کارگر ثابت نہ ہوں یا کمزوری شوہر کی طرف سے ہوتو باہمی صلح وصفائی کاایک عمدہ طریقہ:

قرآن کریم نے اس فسادِ عظیم کو بند کرنے اور باہمی صلح وصفائی کرانے کے لئے ایک بہت ہی پاکیزہ طریقہ بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ برادری کے سربراہ اور معاملہ فہم حضرات یا اربابِ حکومت یا فریقین کے اولیاء دو حکم (صلح کرنے والے) مقرر کریں، ایک مرد کے خاندان سے دوسرا عورت کے خاندان سے، اور دونوں حکم میں یہ اوصاف موجود ہوں:

۱) دونوں ذی علم ہوں۔

۲) دیانت دار ہوں۔

۳) نیک نیت ہوں اور دل سے چاہتے ہوں کہ ان میں صلح ہوجائے۔

یہ دونوں صلح وصفائی کی پوری کوشش کریں، جب میاں بیوی کے درمیان اخلاص کے ساتھ صلح کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی غیبی امداد ہوگی، یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے اور ان کے ذریعے دونوں میاں بیوی میں اللہ تعالیٰ اتفاق ومحبت پیدا فرمائیں گے۔(۳۷)

حواشی وحوالہ جات

(۱) تسہیل بہشتی زیور: کتاب النکاح، ۲/ ۱۸۔
(۲) جامع ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی المجاہد والناکح والمکاتب: ۱/ ۶۹۵، رقم الحدیث: ۱۵۵۶، ط: الطاف اینڈ سنز کراچی۔
(۳) ترمذی: ۱/ ۲۰۴۔
(۴) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب تستحد المغیبة وتمتشط، ۲/ ۱۴۹۸، رقم الحدیث: ۵۲۴۷، ط: الطاف اینڈ سنز کراچی۔
(۵) سورۃ النور، رقم الآیۃ: ۳۲۔
(۶) تفسیر عثمانی: سورۃ النور، ۳/ ۶۸۱، ط: دارالاشاعت کراچی۔
(۷) تفسیر مظہری/ المعجم الکبیر: ۸۵/ ۱۸؟؟؟؟؟
(۸) جامع الترمذی، ابواب النکاح، باب ماجاء فی من ترضون دینہ فزوجوہ: ۱/ ۶۷۴، رقم الحدیث: ۱۰۸۴، ط: الطاف اینڈ سنز کراچی۔
(۹) شعب الایمان: ۶/ ۴۰۲، ط: مکتبۃ العلمیہ بیروت۔
(۱۰) شعب الایمان: ۶/ ۴۰۱، ط: مکتبۃ العلمیہ بیروت؛ تفسیر مظہری: ۸/ ۲۳۴، ط: دارالاشاعت کراچی۔
(۱۱) سورۃ النور، رقم الآیۃ: ۳۲۔
(۱۲) صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح ذات الدین: ۵۸۳، رقم الحدیث: ۱۴۶۶، ط: بیت الافکار الدولیہ۔
(۱۳) تفسیر ابن کثیر، سورۃ النور، رقم الآیۃ: ۳۲، ۳/ ۳۸۰، ط: حقانیہ ملتان۔
(۱۴) معارف القرآن: ۶/ ۴۰۶۔
(۱۵) ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی المجاہد والناکح والمکاتب، رقم الحدیث: ۱۶۵۵، قال حدیث حسن، ۱/ ۶۹۵، ط: الطاف اینڈ سنز کراچی۔
(۱۶) تفسیر عثمانی: ۲/ ۶۸۴، ط: دارالاشاعت کراچی بحوالہ تفسیر مظہری۔
(۱۷) سورۃ النساء: ۱۹۔
(۱۸) صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ باب النساء، رقم الحدیث: ۳۶۴۳، ۴/ ۴۶۶،

ط:البشری کراچی۔

(۱۹) صحیح مسلم، باب حجۃ النبي صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث:۲۹۴۸، ۴/ ۱۰۳، ط:البشری کراچی)۔

(۲۰) صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ باب النساء، رقم الحدیث:۳۶۴۲، ۴/ ۶۵، ۴، ط:البشری کراچی وصحیح بخاری، باب الوصاۃ بالنساء، ۲/ ۲۸۵، ط:رحمانیہ۔

(۲۱) جامع ترمذی، باب ماجاء فیحق المرأۃ علی زوجہا، رقم الحدیث:۱۱۶۲، ۱/ ۵۱۰، ط:الطاف اینڈ سنز۔

(۲۲) جامع ترمذی، باب ماجاء فیحق المرأۃ علی زوجہا، رقم الحدیث:۱۱۶۲، ۱/ ۵۱۰، ط:الطاف اینڈ سنز۔

(۲۳) رواہ مسلم، باب فضل النفقۃ علی العیال والمملوکۃ، ۱/ ۳۰۷، ط:مکتبۃ رحمانیۃ، مشکوۃ:۱۷۰۔

(۲۴) جامع ترمذي، باب ما جاء فیحق الزوج علی المرأۃ:۲/ ۵۰۹، رقم الحدیث:۱۱۵۹، ۱/ ۵۱۰، ط:الطاف اینڈ سنز۔

(۲۵) بخاری، باب کفران العشیر :۲/ ۲۹، ط: مکتبہ رحمانیۃ۔

(۲۶) بحر محیط۔

(۲۷) جامع ترمذي، باب ماجاء فیحق الزوج علی المرأۃ: رقم الحدیث:۱۱۶۰، ۱/ ۵۰۹، ط:الطاف اینڈ سنز۔

(۲۸) جامع ترمذي، باب ماجاء فیحق الزوج علی المرأۃ: رقم الحدیث:۱۱۶۰، ۲/ ۵۰۹، ط:الطاف اینڈ سنز۔

(۲۹) الکبائر للذهبي، ص:۱۷۴۔

(۳۰) فتح الباری:۱۰/ ۴۰۲۔

(۳۱) ابن ماجہ، کتاب النکاح:۱/ ۵۹۵۔

(۳۲) بیہقی، مشکوۃ، ص:۲۸۳۔

(۳۳) صحیح ابن حبان۔

(۳۴) مشکوۃ، کتاب النکاح، ص:۲۸۰، ۲۸۳، سعید۔

(۳۵) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا افاد امراۃ، رقم الحدیث:۶۰۵، ط:نور محمد کراچی۔

(۳۶) صحیح مسلم، کتاب النکاح ، باب مایستحب ان یقولہ عند الجماع، ص:۵۶۸، رقم الحدیث:۱۴۳۴، ط:بیت الافکار الدولیہ۔

(۳۷) سورۃ النساء:۳۵۔

یادداشت

تصانیف

ڈاکٹر مولانا مفتی احمد خان صاحب